1

اس سال احمدیت کی ترقی کے لئے دنیا میں اہم تغیرات ہونے والے ہیں

(فرمودہ یکم جنوری 1943ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"خدا تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت اس دفعہ حج بھی جمعہ کو ہوا۔ ہمارا جلسہ سالانہ بھی جمعہ کو شروع ہوا۔ اور آج نیا سال بھی جمعہ کے دن شروع ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش بھی جمعہ کے دن کی ہے۔ جمعہ کا دن ساتواں دن ہے اور سورۂ فاتحہ میں غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ 1 بھی ساتویں آیت ہے جس میں آخری زمانہ کے مفاسد کے دور ہونے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے۔ سو اس سال جمعہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی کئی مناسبتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور ان کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چار مناسبتوں کو اس پانچویں مناسبت کے ظہور کے لئے جمع کیا ہے جس کی طرف غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ آسمانی تغیرات جب بھی ظاہر ہوا کرتے ہیں اچانک ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ جب کبھی بھی آسمانی تغیرات پیدا ہوئے ہیں دنیا آخر دم تک یہی کہتی رہی ہے کہ اس کے ظہور کے کوئی سامان نظر نہیں آتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اب مذہب کے طور پر عیسائیت مٹا دی جائے گی اور عیسائی قومیں

زیادہ تر اسلام کو قبول کرلیں گی مگر آج تک آپ کے مخالف بالعموم اور مولوی ثناء اللہ صاحب بالخصوص ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ اس کے کوئی آثار نظر نہیں آتے بلکہ عیسائیت پہلے سے زیادہ ترقی پر نظر آتی ہے۔

مسلمانوں کا نو تعلیم یافتہ گروہ جو مولویوں کا متبع نہیں اور جس کی نگاہ مذہب پر نہیں بلکہ جو سیاسیات کو دیکھنے والا ہے وہ بھی یہی کہہ رہا ہے کہ سیاسی طور پر جماعت احمدیہ نے دنیا یا مسلمانوں کی ترقی کے لئے کیا کِیا ہے کہ یہ سمجھا جاسکے کہ مستقبل اس جماعت کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن پہلے زمانوں میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ رسول کریم ﷺ کی ہجرت کے زمانہ میں کون شخص تھا جو یہ یقین رکھتا تھا کہ مکہ میں رہنے والے چند ایک غریب لوگ تھوڑے ہی عرصہ میں سارے عرب پر چھا جانے والے ہیں۔ لیکن ہجرت کے معاً بعد یعنی دوسرے ہی سال مکہ کے وہ رؤساء جو اسلام کی ہستی کو مٹا دینے پر تلے ہوئے تھے اور جو غریب مسلمانوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم کرتے تھے بدر کے میدان میں اس طرح ذبح کر دیئے گئے جس طرح باؤلے کتے گاؤں کی گلیوں میں مروا دیئے جاتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان آیا مگر طوفان آنے سے قبل آخری وقت تک آپ کی قوم ہنستی رہی اور یہی کہتی رہی کہ ہاں ہم غرق ہو جائیں گے اور تم بچ جاؤ گے۔ اگر ہم غرق ہو گئے تو وہ جگہ کہاں ہے جہاں تم بھاگ جاؤ گے لیکن سالہا سال کی ہنسی کے بعد جسے بائبل نے شاعرانہ رنگ میں سینکڑوں سال یعنی چھ سو سال کا زمانہ کہا ہے یکدم طوفان آیا اور وہ لوگ غرق ہو گئے جو آپ پر ہنسی کیا کرتے تھے اور آپ کی کشتی پہاڑ کی چوٹی پر جا ٹھہری۔

قرآن کریم اور بائبل دونوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے بھاگے تو آخر وقت تک ان کی قوم کے لوگ بھی یہ نہیں سمجھتے تھے کہ ہماری نجات کا وقت آگیا ہے اور فرعون نے بھی کہا کہ یہ تھوڑے سے لوگ ہیں فوراً فوجیں جمع کرو۔ یہ ہم سے بھاگ کر کہاں جاسکتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لوگوں کو فرعون کا لشکر نظر آیا تو انہوں نے کہا اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ [2]۔ ہم ضرور پکڑے جائیں گے۔ لیکن وہی لوگ جو آدھ گھنٹہ پہلے یہ سمجھتے تھے کہ ہم اب فرعون کے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے آدھ گھنٹہ بعد انہوں نے

دیکھا کہ بادشاہ کے وہ وزراء اور فوجیں جن پر اس کی شوکت کا مدار تھا غوطے کھاتے ہوئے سمندر کی تہہ میں جارہے تھے۔

آج مخالف کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے زمانہ میں حالات ہی ایسے تھے کہ آپ کا غالب آنا یقینی تھا مگر ہم کہتے ہیں کم بختو! آج تیرہ سو سال بعد تمہیں وہ حالات نظر آتے ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں کا غالب آنا لازمی تھا مگر ان لوگوں کو وہ حالات کیوں نہ نظر آتے تھے جن کے ساتھ وہ حالات گزر رہے تھے۔ اسی طرح آج جہاں مولوی یہ کہہ رہے ہیں کہ مذہباً عیسائیت ابھی غالب ہے وہاں سیاستدان یہ کہہ رہے ہیں کہ احمدیت نے دنیا کے تغیرات کے لئے کیا کِیا ہے؟ لیکن وقت آئے گا کہ جب لوگ کہیں گے کہ اس زمانے کے حالات ہی ایسے تھے کہ احمدیت کا غالب آجانا لازمی تھا۔ اُس زمانہ میں سیاسی تغیرات ایسے ہورہے تھے، تمدنی حالات ایسے تھے کہ احمدیت جیت جاتی۔ مذہبی خرابی اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ اس کا ردعمل احمدیت کی تائید میں ہونا ضروری تھا۔ مگر وہ حالات آج کہاں ہیں۔ اگر کوئی حالات ایسے ہیں تو دشمن کو چاہیئے کہ اب ان کا اعلان کرے۔ اب تو سب یہی کہتے ہیں کہ حالات ایسے نہیں ہیں کہ احمدیت جیت سکے۔ اس کے غلبہ کے کوئی آثار نظر نہیں آتے اور واقعہ بھی یہی ہے۔ حالات بظاہر ایسے نہیں ہیں کہ احمدیت غالب آسکے۔ دن بدن مخالفت بڑھتی جاتی ہے۔ ہماری مخالفت ادنیٰ طبقہ سے اٹھی اور آہستہ آہستہ بڑے بڑے لوگوں تک جا پہنچی۔ پہلے صرف مذہبی مخالفت تھی مگر اب اقتصادی اور سیاسی مخالفت بھی شروع ہو چکی ہے۔ پہلے صرف رعایا تک محدود تھی مگر اب بادشاہ بھی مخالف ہو چکے ہیں اور مخالفت پہلے سے بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ ترقی کی طرف ہمارا قدم اتنا نہیں اٹھتا جتنی مخالفت میں ترقی ہو رہی ہے۔ اور حالات ایسے ہیں کہ ہر شخص یہی سمجھ رہا ہے کہ اس جماعت کے بانی کا اور جماعت کا یہ دعویٰ کہ احمدیت ترقی کر جائے گی ایک خام خیال ہے۔ لیکن وہ وقت ضرور آئے گا کہ دنیا کے تمام نظام تہ و بالا ہو جائیں گے اور مٹ جائیں گے اور ان کی جگہ احمدیت کا جھنڈا لہرائے گا اور اس وقت سب یہی کہیں گے کہ ایسا ہونا لازمی تھا۔ حالات ہی ایسے تھے کہ جن کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ نکل سکتا تھا۔

پس جمعہ کے دنوں کا یہ اجتماع بتا رہا ہے کہ احمدیت کی ترقی کی کوئی مخفی بنیاد 1943ء میں پڑنے والی ہے۔ اب کے حج بھی جمعہ کے روز تھا۔ ہمارا جلسہ سالانہ بھی جمعہ کے روز شروع ہوا۔ اس سال کا پہلا دن بھی جمعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کا دن بھی جمعہ ہے۔ جمعہ ساتواں دن ہے اور سورۃ فاتحہ کی جس آیت میں عیسائیت کی تباہی کی خبر دی گئی ہے۔ وہ بھی ساتویں آیت ہے اور اس مبارک اجتماع سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال احمدیت کی ترقی کے لئے دنیا میں اہم تغیرات ہونے والے ہیں۔ ممکن ہے یہ تغیرات ابھی بیج کی صورت میں ہوں مگر خدا تعالیٰ کی قدرت کی انگلی اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ یہ سال احمدیت کی ترقی کے لئے تغیرات لے کر آ رہا ہے اور اس لئے مَیں جماعت کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سال اپنی قربانیوں میں زیادتی کرے۔ تنظیم میں ترقی کرے اور اپنی اصلاح پر بہت زیادہ زور دے۔ اور 1943ء کو گزرنے نہ دے جب تک کہ احمدیت ہر لحاظ سے پہلے سے زیادہ مضبوط نہ ہو اور پہلے سے زیادہ ترقی نہ کر جائے۔ اور ہماری قربانیاں ان امور کی بنیاد نہ رکھ دیں جو اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ 1943ء میں ہی تحریک جدید کا آخری سال شروع ہو گا اور دوستوں کو چاہیئے کہ اس میں بھی پہلے سے زیادہ جوش کے ساتھ حصہ لیں۔

پھر مَیں چاہتا ہوں کہ اس سال خاص طور پر تبلیغ پر زور دیا جائے اور ہر علاقہ کے لوگ اپنے اپنے ہاں تبلیغ کریں اور ہر ماہ رپورٹ بھجوائیں کہ انہوں نے کہاں کہاں تبلیغ کی ہے۔ اور کتنے لوگوں کو سلسلہ میں داخل کیا ہے۔ مَیں قادیان کے لوگوں کو بھی اور سلسلہ کے مرکزی صیغہ دعوۃ و تبلیغ کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ کام کریں۔ جو پہلے سستی سے کام لیتے رہے ہیں وہ چست ہو جائیں اور جو پہلے ہی چست ہیں وہ اور زیادہ چست ہو جائیں۔ اور یاد رکھیں کہ جب خدا تعالیٰ کی تقدیر کی انگلی اٹھتی ہے تو جو بھی اس کے خلاف جاتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

پس ہر احمدی اپنی جدوجہد کو بڑھا دے اور ہر جگہ کے دوست تبلیغ پر خاص زور دیں۔ عام چندوں میں بھی اور تحریک جدید کے چندوں میں بھی زیادتی کریں تا کام میں روک نہ پیدا ہو اور ترقی کی طرف جلد قدم اٹھایا جا سکے۔

چونکہ میرا گلا خراب ہے اس کے علاوہ کھانسی اور پیچش کی بھی تکلیف ہے اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ نیز اس لئے بھی خطبہ لمبا نہیں کرتا کہ بارش اور کیچڑ ہے۔ بعض مہمان جانے والے ہیں ان کو تکلیف نہ ہو۔" (الفضل 14 فروری 1943ء)

1 الفاتحة: 7

2 الشعراء:62